Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 02, Issue 04, Oct-Dec 2024

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

سمندری مخلوق کی حلت وحرمت: آئمہ مسالک کے اقوال کا تقابلی جائزہ

Analytical Study of Animals and Marine Creatures in the Light of the Qur'an, Hadith, and Islamic Jurisprudence

ABSTRACT

This research study presents a jurisprudential and legal analysis of animals and marine creatures in the light of the Qur'an and Hadith. The clarification of what is halal (permissible) and haram (forbidden) in Islamic law affects every aspect of human life, with food being of particular importance. The primary objective of this paper is to detail the Islamic legal rulings concerning animals mentioned in the Qur'an and Hadith, particularly focusing on marine creatures and various types of fish. The study examines the perspectives of different schools of Islamic jurisprudence (Hanafi, Maliki, Shafi'i, Hanbali) to clarify the differences and common principles found among them. It also includes interpretive exegeses of the verses of the Qur'an and the hadiths related to animals and marine life, to highlight their significance in Islamic society. The research findings make it clear that in Islam, the concepts of halal and haram are based on wisdom, nature, and the physical and spiritual purification of humans. These principles apply to marine life in the same way they do to terrestrial creatures. This study plays a significant role in the academic and jurisprudential research on this topic.

Keywords: *Qur'an, Hadith, Jurisprudence, Animals, Marine Creatures, Juridical and Legal Analysis.*

AUTHORS

Dr. Inayat ur Rahman*
Alumni, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore:
inayatbary@gmail.com

Dr. Saeed Ur Rahman**
Lecturer, IBMS, The University of Agriculture, Peshawar:
msaeedkhalil@gmail.com

Inam Ur Rashid Butt***
MPhil Scholar Institute of Islamic Studies, Mirpur university of science and technology (MUST) Mirpur AJ&K:

Date of Submission: 26-10-2024
Acceptance: 10-11-2024
Publishing: 15-11-2024

Web: https://al-qudwah.com
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

***Correspondence Author:**
Dr. Inayat ur Rahman* *Alumni, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore.*

تمہید

یہ تحقیقی مطالعہ شرعی تناظر میں سمندری مخلوقات کی حلت و حرمت کا تفصیلی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اسلامی شریعت میں حلال و حرام کی وضاحت، انسانی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتی ہے، جس میں خوراک کا معاملہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ عمومی طور پر قرآن مجید میں اصول بیان ہوئے ہیں اوراحادیث میں اس کی وضاحت و تشریح ہوتی ہے لیکن تغیر احوال، علاقوں کا مزاج اور عرف وعادات کی وجہ سے نت نئ چیزیں اور طریقہ استعمال مختلف ہو جاتا ہے، شریعت میں اس کے لیے گنجائش رکھی گئی ہے۔ سمندری مخلوقات اور مچھلی کی مختلف اقسام سے متعلق فقہائے کرام کا بڑا علمی اختلاف ہے۔

اس مقالے میں اسلامی فقہ کے مختلف مکاتبِ فکر (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے نقطہ نظر کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ ان میں پائے جانے والے اختلافات اور مشترکہ اصولوں کو واضح کیا جاسکے اور تفردات بھی سامنے آجائے۔ قرآن مجید کی آیات اور احادیثِ مبارکہ میں حیوانات اور سمندری مخلوقات سے متعلق دیے گئے احکامات کی تفسیری تشریحات کو بھی شامل کیا گیا ہے تاکہ مسئلہ کھل کر واضح ہو جائے اور اسکا تجزیہ آسان ہو۔

تحقیقی نتائج سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں حلال و حرام کا تصور حکمت، فطرت اور انسان کی جسمانی و روحانی تطہیر پر مبنی ہے، اور یہ اصول سمندری حیات پر بھی اسی طرح لاگو ہوتے ہیں جیسے خشکی کی مخلوقات پر۔ یہ مطالعہ اس موضوع پر علمی و فقہی تحقیق میں ایک نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

مفروضہ:

اس تحقیقی مطالعے کا مفروضہ یہ ہے کہ:

"اسلامی شریعت میں حیوانات اور سمندری مخلوقات، خاص طور پر مچھلیوں، کے حلال و حرام کے اصول قرآن واحادیث کی روشنی میں واضح اور مستقل ہیں، اور مختلف فقہی مکاتب فکر میں ان اصولوں کا اطلاق کرتے وقت اہم مشترکات اور چند اختلافات موجود ہیں۔"

یہ مفروضہ اس تحقیق کے بنیادی مقصد کی نشاندہی کرتا ہے، جس میں یہ جانچنا ہے کہ قرآن و سنت میں دیے گئے احکامات کو مختلف فقہی نقطہ نظر سے کس طرح سمجھا جاتا ہے، اور ان کا انسانی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس کے ساتھ، یہ مفروضہ اس بات کی تحقیق بھی کرتا ہے کہ کیا جدید دور میں ان اصولوں کی تطبیق ممکن ہے اور کیا یہ اصول مسلمانوں کی روزمرہ زندگی میں اہمیت رکھتے ہیں۔

مقاصد تحقیق:

1. قرآن واحادیث کی روشنی میں حیوانات اور سمندری مخلوقات کے حلال و حرام کے احکامات کی تفصیل فراہم کرنا۔
2. مختلف فقہی مکاتب فکر کے نظریات کا تجزیہ کرکے ان میں پائے جانے والے اختلافات اور ہم آہنگیوں کی وضاحت کرنا۔
3. حیوانات اور سمندری مخلوقات کے حلال و حرام کے اصولوں کی جدید دور میں تطبیق کی ممکنہ صورتوں کا جائزہ لینا۔

اس مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے درجہ ذیل سوالات تشکیل دیۓ گئے۔

سوالات تحقیق:

1. قرآن واحادیث میں حیوانات اور سمندری مخلوقات (مچھلیوں) کے حلال و حرام کے احکامات کیا ہیں؟
2. مختلف فقہی مکاتب فکر (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے نقطہ نظر میں حیوانات اور سمندری مخلوقات کے بارے میں کیا اختلافات ہیں؟

3. کیا جدید دور میں اسلامی شریعت کے مطابق حیوانات اور سمندری مخلوقات کے حلال و حرام کے اصولوں کی تطبیق ممکن ہے؟

مقاصد اور سوالات تحقیق سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے درجہ ذیل منہج تحقیق کو استعمال کیا جائے گا۔

منہجِ تحقیق:

یہ تحقیق بنیادی طور پر ایک تحلیلی مطالعہ ہے، جو قرآن و احادیث، فقہی کتب، اور مستند علمی مواد کا جائزہ لے کر کیا جائے گا۔

1. مواد کا جمع کرنا: قرآن مجید، مختلف تفاسیر، اور احادیث کی کتب کے ساتھ ساتھ اسلامی فقہ کے مختلف مکاتب فکر کی کتب اور تحقیقاتی مقالات اور فتاویٰ جو اس موضوع پر لکھی گئی ہیں۔

2. تحلیلی تجزیہ: جمع کردہ مواد کا تجزیہ کیا جائے گا تا کہ مختلف فقہی نقطہ نظر کا موازنہ کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی قرآن و احادیث میں موجود مخصوص احکامات کی تشریح کی جائے گی۔

3. تقابلی تجزیہ: مختلف فقہی مکاتب فکر کے نظریات کا تقابلی جائزہ لیا جائے گا تا کہ ان میں موجود اختلافات اور مشترکہ اصولوں کی نشاندہی کی جا سکے۔

اشیاء اور مادہ سے متعلق سوالات اور آغاز تحقیق

عموماً حلال و حرام کے حوالے سے جب بھی سوال ہوتا ہے تو سب سے پہلے مادہ و اشیاء اور اس کے بعد افعال کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔ یہ کائنات بطور مادہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمائی ہے۔[1] اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نعمت کے طور پر بیان فرمایا ہے[2]۔ کائنات کی تخلیق و تسخیر بھی انسان ہی کے لیے ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان اس میں سے کیا استعمال کر سکتا ہے؟ اور جب انسان اسے استعمال کرتا ہے تو کن اصولوں اور احکامات کو مدِ نظر رکھتا ہے[3]۔ حلال و حرام پر لکھنے والے زیادہ تر محققین نے بحث بھی مادہ ہی سے شروع کی ہے۔[4] سائنس نے بھی مادے سے ہی اپنے مشاہدات، تجربات اور کلیات کا آغاز کیا ہے۔ اشیاء کے تناظر میں سب سے پہلے کائنات میں موجود تمام اشیاء کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1. ٹھوس، جس میں معدنیات، نباتات، جمادات اور حیوانات شامل ہیں۔ جمادات زمین سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس میں پتھر، لوہا، کوئلہ اور اس کے سوا تمام معدنیات و نباتات بھی شامل ہیں۔ ان میں بعض جماداتی اشیاء بطور غذا استعمال کی جاتی ہیں اور بعض اشیاء بطور دوا استعمال میں

---

[1] ۔الرعد3:13۔وَہُوَالَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْہَا رَوَاسِيَ وَاَنْہٰرًا۝ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْہَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّہَارَ۝۳ اور وہی ہے جس نے یہ زمین پھیلا رکھی ہے، اس میں پہاڑوں کے کھونٹے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیے ہیں۔ اسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کیے ہیں، اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے۔

[2] ۔الانبیاء31:21۔اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰہُمَا۝ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۝ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۝ ۳۰ کیا وہ لوگ جنہوں نے انکار کر دیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کیا، اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔ کیا وہ نہیں مانتے؟۔

[3] . طٰہٰ53.54:20۔ وہی جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بچھایا، اور اس میں تمہارے چلنے کو راستے بنائے، اور اوپر سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے مختلف اقسام کی پیداوار نکالی۔ کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ۔ یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں عقل رکھنے والوں کے لیے۔

[4] ۔ ظفر اقبال خان، اسلام میں حلت و حرمت کی حقیقت، ایک تحقیقی مطالعہ (جھنگ: ادارہ اسلامیہ حویلی بہادر شاہ، اشاعتِ اول جون 2007ء)، 7۔

لائی جاتی ہیں۔ قرآن میں اس کا ذکر موجود ہے۔[5] ٹھوس میں دوسرے نمبر پر نباتات کو شمار کیا جاتا ہے۔ نباتات کے اثر و خصوصیات پر شیخ ابو اسحاق نے چھتیس (36) سال جنگلوں میں رہ کر اس کی خصوصیات واثرات پے دو جلدوں پر مشتمل ایک نایاب کتاب لکھی تھی جو اب مفقود ہے۔[6] ٹھوس اشیاء کی آخری قسم میں حیوانات شامل ہیں۔ قرآن مجید کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ حیوانات کی تین قسمیں ہیں۔ پہلے نمبر پر خشکی پر رہنے والے جانور، دوسرے نمبر پر اُڑنے والے جانور اور تیسرے نمبر پر آبی جانور ہیں۔ جسے ایک آیت میں سمیٹا گیا:

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى اَرْبَعٍ ط يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[7]۔

اور اللہ نے ہر ایک چلنے والے جانداروں کو پانی سے پیدا کیا ہے پس ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ان میں وہ بھی ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں اور ان میں بعض وہ ہیں جو چار پیروں پر چلتے ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

2. مادہ کے بعد دوسرے نمبر پر مائع (سیال اشیاء) آتا ہے۔ مائع چیزوں میں بعض حلال چیزیں پینے میں استعمال ہوتی ہیں۔ جیسے پانی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔[8] مادہ سے فائدہ اٹھانا انسان کی ضرورت ہے اور مادہ ہی کو اللہ تعالیٰ نے انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے بنایا ہے۔[9]

3. ٹھوس اور مادہ کے بعد گیس کی باری آتی ہے۔ ہوا گیسوں کا مجموعہ ہے۔ ہوا کی حلت و حرمت میں یہ ہے کہ جو سانس لی جاتی ہے، وہ پاک ہوا کے ذریعے سے ہو۔ زہریلی ہوا اور گیس سے سانس لینا حرام ہے۔ کیونکہ اس سے جان چلی جاتی ہے اور نقصان پہنچتا ہے۔ اشیاء و مادہ کو استعمال میں لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کے کچھ اصول اور ضوابط بنائے ہیں[10]۔ جہاں پر انسان کو تشویش ہو، وہیں پر راہنمائی موجود ہے۔[11]

اس بحث کے بعد محققین یہ ذکر کرتے ہیں، کہ اشیاء اور مادے میں اصل حلت ہے یا حرمت؟ محققین نے اس پر طویل بحث کی ہے۔ اصول فقہ کے اندر اس پر کافی لمبی بحث موجود ہے۔ اس بحث کا دائرہ کار یہ ہے کہ کائنات میں جتنی بھی چیزیں ہیں کیا وہ ساری حلال ہیں یا حرام۔ کائنات میں تمام چیزوں کو استعمال کرنے کا حکم کیا ہے۔ بعض علمائے کرام کہتے ہیں کہ چند چیزیں حرام کر دی گئی ہیں، اس کے علاوہ ساری چیزیں حلال

---

[5] ۔ البقرۃ61:2۔ یاد کرو، جب تم نے کہا تھا کہ "اے موسیٰ علیہ السلام، ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کرسکتے۔ اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے لیے زمین کی پیداوار ساگ، ترکاری، گیہوں، لہسن، پیاز، دال وغیرہ پیدا کریں۔

[6] ۔ علامہ کیفی چریاکوٹی، تفسیرِ کائنات، ترجمان القرآن، (دکن: حیدرآباد جنوری 1933)35۔

[7] ۔ النور45:24۔

[8] ۔ الانبیاء30:21۔ **وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ۱۶۴** بارش کے اس پانی میں جسے اللہ اوپر سے برساتا ہے پھر اس کے ذریعے سے زمین کو زندگی بخشتا ہے اور اپنے اسی انتظام کی بدولت زمین میں ہر قسم کی جاندار مخلوق کو پھیلاتا ہے، ہواؤں کی گردش میں، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع فرمان بنا کر رکھے گئے ہیں، بے شمار نشانیاں ہیں۔

[9] ۔ الرعد45:13۔ **اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۰ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ** کیا وہ لوگ جنہوں نے (نبی کی بات ماننے سے) انکار کر دیا ہے غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔

[10] ۔ ابراہیم بن موسی بن محمد اللخمي، الاعتصام (السعودية: دار ابن عفان، ،الطبعة: الأولى،1992م،) ، 660 ۔

[11] ۔ محمود محمد خليل, المسند الجامع(بيروت: دار الجيل للطباعة والنشر والتوزيع، الشركة المتحدة لتوزيع الصحف والمطبوعات، الطبعةالأولى، 1993ء)، 529:15 ۔

ہیں۔[12] جبکہ کچھ علمائے کرام کہتے ہیں کہ ساری ہی کائنات حلال ہے۔[13] قرآن مجید میں ان ساری باتوں کی صراحت کی گئی ہے۔[14] قرآن مجید نے اس اہم بحث کو چھیڑا تا کہ کائنات بذاتِ خود انسان کے لیے حکم کے کس درجے میں ہے۔[15] المختصر یہ کہ قرآن مجید نے جس کو استعمال کرنے کا حکم دیا ہے، وہ حلال ہے اور جس سے منع کیا ہے، وہ حرام ہے۔[16] اشیاء اور مادہ کی حلت و حرمت کے بعد کھانے پینے اور استعمال کی چیزوں کے بارے میں بحث کا آغاز ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور تفاسیر میں حیوانات اور سمندری مخلوق سے متعلق مباحث

انسان اپنی بنیادوں ضرورتوں میں سے مادہ کے بعد سب سے زیادہ حیوانات یا گوشت کا استعمال کرتا ہے۔ حیوانات سے انسان کو فوائد بھی زیادہ ملتے ہیں۔[17] حیوانات سے چونکہ انسان دو طرح کا کام لیتا ہے یعنی سواری اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ اس سے گوشت بھی حاصل کرتا ہے۔ حیوانات کی تخلیق ہی انسان کی خدمت اور ضروریات کو پورا کرنے لیے ہوئی ہے، تو اس کے بارے میں جاننا لازم ہوتا ہے۔

قرآن مجید جو ہدایت اور راہنمائی کی کامل کتاب ہے۔ اس میں انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لیے حلال خوراک کے بارے میں بھی راہنمائی کی گئی۔ اس سلسلے میں ان تمام جانوروں کا ذکر، ان کے احکامات اور اصولی بحث کو بیان کیا گیا ہے جس سے انسان کو فائدہ اور ضرروت ہو۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کے بعض سورتوں کے نام بھی انہی کے نام پر موجود ہیں جیسے: سورۃ بقرہ[18]، سورۃ الفیل[19]، سورۃ النحل[20]، سورۃ العنکبوت[21]، سورۃ نمل[22] کے نام شامل ہیں۔ ان کے علاوہ گائے، بکرا، دنبہ، بھیڑ، اونٹ، خچر، گدھا، گھوڑا، کتا، خنزیر، بندر، ہاتھی، شیر، سانپ، مینڈک، ہدہد، کوا، ابابیل، ٹڈی، کھٹمل، شہد کی مکھی، مکھی، مچھر، چیونٹی، دیمک، مکڑی، پتنگ اور

---

[12] ۔ الانعام119:6قَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ حرام چیزوں کو بیان کیا ہے۔ عن جابر بن عبد الله قال: كنا نعزل، والقرآن ينزل، فلو كان شيء ينهى عنه لنهى عنه القرآن ۔ ہم عزل کرتے تھے اس حالت میں کہ قرآن نازل ہونے کا زمانہ تھا، اگر منع ہوتا تو اسی وقت منع ہو جانے کا حکم آجاتا۔

[13] ۔عبدالرحمن السیوطی، الاشباہ والنظائر (بیروت: دارالکتب العلمیة، 1413ھ)، 60:1۔

[14] ۔یونس59:10۔ قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالاً۔ ان سے کہو "تم لوگوں نے کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لیے اتارا تھا اس میں سے تم نے خود ہی کسی کو حرام اور کسی کو حلال ٹھہرا لیا۔

[15] ۔البقرة 29:2۔ولقمان:20اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً۔ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے زمین اور آسمانوں کی ساری چیزیں تمہارے لیے مسخر کر رکھی ہیں اور اپنی کھلی اور چھپی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں؟

[16] ۔ سنن ابن ماجه، كتاب الأطعمة، بَابُ: اَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمْنِ، سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السمن والجبن والفراء، قال: الحلال ما احل الله في كتابه، والحرام ما حرم الله في كتابه، وما سكت عنه فهو مما عفا عنه. حديث نمبر: 3367

[17] ۔النحل16:8۔وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً۔ اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ تمہاری زندگی کی رونق بنیں۔

[18] -سورة البقرة 2، گائے۔ اس میں بنی اسرائیل کا واقعہ ہے جنہوں نے گائے کے بارے میں تاویلات اور سوالات در سوالات کا رویہ اپنایا تھا۔

[19] ۔ سورة الفيل105 ۔ اس سورت میں ہاتھی کو بطور طاقت دکھانے والوں کا ذکر ہے۔

[20] ۔ سورة النحل16 ۔ شہد کی مکھی درختوں پہاڑوں اور چھپر میں گھر بناتے ہیں۔

[21] ۔ سورة العنكبوت29 ۔ مکڑی کا ذکر اس کے کمزور گھر، ارادے اور غرور و تکبر کے بارے میں راہنمائی کی گئی ہے۔

[22] ۔ سورة النمل127 ۔ حضرت سلیمان کا لشکر جب جا رہا تھا تو چینٹیوں کے سردار نے کہا کہ اپنے اپنے بلوں میں گھس جائیں مبادا لشکر کے پاوں تلے مر نہ جائے۔

مچھلی جیسے جانداروں کے نام اوران کا کردار سے اللہ تعالیٰ انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے۔[23]

قرآن مجید میں ان جانداروں اور جانوروں کے احکامات کو **احکامات الحیوانات، مایجوزاکله**[24] میں ذکر کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل دی جا رہی ہے۔

1. جو بھی کھانا کھایا جائے، اس کے اثرات بدن ونفوس پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ان خبیث چیزوں سے اجتناب لازم ہے جو بدن، اخلاق، عقل اور فہم پر اثرانداز ہو جائے۔
2. حیوانات میں اصل اباحت ہے۔ سورۃ الانعام میں اس پر تفصیلی ذکر موجود ہے۔
3. ہر طیب چیز حلال ہے اور ہر خبیث چیز حرام ہے جیسے کیڑے، مکھی، بندر وغیرہ
4. ہر وہ چیز جسے اہل عرب حرام اور حقیر سمجھتے ہیں، وہ حرام نہیں ہے۔ اس کی مثال وہ گوہ(ضب) ہے جسے نبی کریم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو کھانے سے منع کیا۔
5. ذي ناب من السباع حرام ہے۔ یعنی درندے حرام ہیں۔ جیسے شیر چیتا، کتا وغیرہ
6. وہ جانور جو پنجوں سے شکار کرے، حرام ہیں۔ جیسے کوا، باز، وغیرہ
7. ہر وہ جانور جسے نبی کریم ﷺ نے قتل کرنے سے منع کیا ہو، حرام ہے۔ اگر وہ حلال ہو تا تو قتل کرنے کا حکم نہ دیتے۔
8. ہر وہ جانور جسے نبی کریم ﷺ نے نام لے کر حرام قرار دیا ہو، جیسے چیونٹی، شہد کی مکھی، مینڈک وغیرہ۔
9. ہر وہ سمندری مخلوق حلال ہے جو پانی میں رہتا ہو۔ سمندری مخلوق کی دو قسمیں ہیں۔ جو پانی میں رہتا ہو، اور پانی کے باہر نکل کے مر جائے۔ جو دونوں جگہوں پر زندگی گزارے، وہ حرام ہے۔ جیسے مینڈک، مگرمچھ وغیرہ۔
10. سمندری پرندوں کا ذبح کے ساتھ کھانا حلال ہے۔
11. وہ جانور جو گندگی کھائے۔
12. تمام حشرات حلال ہے جو نص سے ثابت ہو۔
13. **ماکول الحم وغیرماکول الحم** کے میلاپ سے پیدا شدہ اولاد حرام ہے۔
14. جن حیوانات میں سبب حرمت آجائے۔
15. اضطراری حالت کا کھانا حلال ہے۔

ایک نکتے کو جسے قرآن مجید نے بطور حکم اور اصول بتایا ہے، کو بھی شامل کرنا چاہیے اور وہ نکتہ یہ ہے بغیر سدھائے ہوئے حرام جانور جیسے کتا وغیرہ سے حلال جانور کا شکار کرنا بھی حرام ہے۔[25] یہ محقق کی اپنی تحقیق کے حوالے سے رائے بنی ہے۔

---

[23] ۔ البقرۃ 2:26

[24] -https://www.baynoona.net/ar/ebook/236 **ابراہیم بن عبداللہ المزروعی ، شبکة بینونة للعلوم الاسلامیه 23 اپریل 2023۔**

[25] . **المائدۃ 4:5۔ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ** ﴿۴﴾ اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو۔ جن کو خدا کے دیے ہوئے علم کی بنا پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو۔ وہ جس جانور کو تمہارے لیے پکڑ رکھیں اس کو بھی تم کھا سکتے ہو، البتہ اس پر اللہ کا نام لے لو۔

بالا اصول تمام حیوانات کے لیے ہیں۔ اس میں سمندری مخلوق کے بارے میں بھی یہی احکامات اور اصول ہیں۔ موضوع کے مطابق قرآن مجید میں کئی آیات مچھلی پر موجود ہیں:

1. الاعراف میں بنی اسرائیل کے بارے میں ذکر ہوا ہے۔[26]
2. اس کے بعد الکہف میں دو دفعہ ذکر ہوا ہے، جب حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ ذکر ہوا ہے۔[27]
3. سورۃ الصفات میں مچھلی کا ذکر ہوا ہے۔[28]
4. اسی طرح القلم میں اس کا ذکر ہوا ہے۔[29]
5. سورۃ الفاطر میں بھی اس کا ذکر ہوا ہے۔[30]

درج بالا آیات کی تفصیل میں اللہ تعالیٰ نے مچھلی کا ذکر اس کے مشہور نام سے نہیں کیا بلکہ قرآن کریم میں اس کا ذکر وہیل کے طور پر کیا ہے، وہیل وہ بڑی اور معروف مخلوق ہے جس نے خدا کے پیغمبر یونس علیہ السلام کو نگل لیا۔[31] قرآن نے مچھلی کو ذوالنون بھی کہا۔ اس کو قرآن کریم نے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کے قصے میں مچھلی کے معنی میں بھی وہیل کا لفظ استعمال کیا ہے۔[32] جب ان کے درمیان ملاقات ہوئی تو وہ اپنی وہیل کو بھول گئے، یعنی وہ مچھلی جو ان کے ساتھ تھی۔ مچھلی کی خاصیت کی بنیاد پر قرآن کریم نے اسے تازہ اور نرم گوشت کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔[33] سمندر سے مچھلی کا گوشت جو ہمیں غذا کے طور پر مہیا کیا گیا۔ عربی تفاسیر میں انہی آیات کے ذیل میں ترجمہ، تشریح موجود ہے۔[34] اردو تفاسیر میں اس کا ذکر موجود ہے۔ صولوں کے علاوہ جزئیات بھی موجود ہیں۔[35] آداب وہدایات موجود ہیں۔[36]،[37] سماوی

---

[26]- الأعراف 163:7- وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ١٦٣ اور ذرا ان سے اس بستی کا حال بھی پوچھو جو سمندر کے کنارے واقع تھی۔ اِنہیں یاد دلاؤ وہ واقعہ کہ وہاں کے لوگ سَبْت (ہفتہ) کے دن احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرتے تھے اور یہ کہ مچھلیاں سبت ہی کے دن ابھر ابھر کر سطح پر ان کے سامنے آتی تھیں اور سَبْت کے سوا باقی دنوں میں نہیں آتی تھیں۔

[27]- الکہف 61,63:18 فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾ پس جب وہ ان کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہوگئے اور وہ نکل کر اس طرح دریامیں چلی گئی جیسے کہ کوئی سرنگ لگی ہو۔

[28]-الصافات142:37 -فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَمُلِيْمٌ ١٤٢ آخرکار مچھلی نے اسے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا۔

[29]- القلم 68:48. فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَمَكْظُوْمٌ ٤٨ پس اپنے رب کا فیصلہ صادر ہونے تک صبر کرو اور مچھلی والے (یونس (علیہ السلام) کی طرح نہ ہو جاؤ، جب اس نے پکارا تھا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔

[30]- فاطر35: 12. وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾ اور پانی کے دونوں ذخیرے یکساں نہیں ہیں۔ ایک میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے، پینے میں خوشگوار، دوسرا سخت کھاری کہ حلق چھل دے۔ مگر دونوں سے تم تر و تازہ گوشت حاصل کرتے ہو، پہننے کے لیے زینت کا سامان نکالتے ہو، اور اسی پانی میں تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس کا سینہ چیرتی چلی جا رہی ہیں تا کہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔

[31]-الصافات142:37-فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَمُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ آخرکار مچھلی نے اسے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا۔

[32]-الکہف61:18-فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ٦١ پس جب وہ ان کے سنگم پر پہنچے تو اپنی مچھلی سے غافل ہوگئے اور وہ نکل کر اس طرح دریا میں چلی گئی جیسے کہ کوئی سرنگ لگی ہو۔

[33]- فاطر35 : 12.

34-شمس الدين محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي، تفسير القرطبي، سورة المائدة ،قوله تعالى أحل لكم صيد البحر وطعامه -

[35]-ضیاء الدین، ”الہامی مذاہب میں تصور حلال و حرام اور اس کے طبی اثرات“، مقالہ برائے MPhil، منہاج یونیورسٹی، لاہور

ادیان میں حیوانات اوران اشیاء کو ذکر کیا گیا ہے جس کو انسان بطور غذا استعمال کرتا ہو۔ [38] قرآن مجید میں اس موضوع سے متعلق احکامات بنیادی اور اصولی حیثیت سے تین(3)مقامات پر ذکر ہوا ہے۔

1. **أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ** [39] ۔ تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا، جہاں تم ٹھیرو وہاں بھی اسے کھاسکتے ہو۔

2. **وَہُوَالَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا** [40] وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کرر کھا ہے تاکہ تم اس سے تر و تازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جنہیں تم پہنا کرتے ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔

3. **وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۝ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۝ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۝ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ١٢ ۝** [41]

ان تین مقامات کی تفصیل اور تشریح احادیث نبویہ ﷺ میں ملتی ہے۔ ذیل کے سطور میں احادیث کی روشنی میں اس کا ذکر کیا جارہا ہے۔

احادیث نبویہ میں حیوانات اور مچھلی مع اقسام سے متعلق مباحث

احادیث میں سمندری مخلوق کا ذکر دو(2)وجوہات کی بنیاد پر ہوا ہے۔ایک ان سے متعلق احکام اوردوسرا عمومی طور پر مضمون میں ذکر ہوا ہو۔ جیسا کہ حضرت یونس کے واقعے میں بطور مضمون اس کا ذکر ہوا ہے اوراحکامات کے طورپر **صید البحروطعامه** وغیرہ کا ذکر ہوا ہے۔ [42] بتقاضائے مضمون میں وہ معروف حدیث ہے جسے ابن قیم نے **زادالمعادمیں فصل فی سرية الخبط** کے نام سے بیان کیا ہے۔ احکامات کی بنیاد پر کئی احادیث موجود ہیں۔ [43]

- ❖ حدیث کی کتب میں کئی ابواب اس نام سے موجود ہیں۔ [44] جس میں سے صحیح مسلم نے پوری ایک فصل اور باب باندھا ہے۔ [45]
- ❖ اس کے ساتھ سنن ابي داود نے **أَبْوَابُ النَّوْمِ** میں سے **باب مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ کا باب باندھا** [46]۔

---

[36] ۔شہزاد احمد،"مذاہبِ عالم میں احکامِ اکل وشرب: تقابلی مطالعہ"، مقالہ برائے PhD، یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور

[37] ۔عظمیٰ صدیق،"حیوانات کی حلت وحرمت: یہودیت، عیسائیت اور اسلام کا تقابلی جائزہ، مقالہ برائے Mphil یونیورسٹی آف ہزارہ، ہزارہ ڈویژن

[38] ۔ہما اختر،"اسلام میں حرام وحلال کے اصول اور اس کے طبی اثرات"، مقالہ برائے MA یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور

[39] ۔ المائدۃ 5: 96

[40] ۔ النحل 16: 14۔

[41] ۔ الفاطر 35: 12 ۔ اور پانی کے دونوں ذخیرے یکساں نہیں ہیں۔ ایک میٹھا اور پیاس بجھانے والا ہے، پینے میں خوشگوار، دوسرا سخت کھاری کہ حلق چھل دے۔ مگر دونوں سے تم تر و تازہ گوشت حاصل کرتے 28 ہو، پہننے کے لیے زینت کا سامان نکالتے ہو، اور اسی پانی میں تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں اس کا سینہ چیرتی چلی جا رہی ہیں تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔

[42] ۔ المائدہ 5: 96

[43] ۔محمد سمیع اللہ،"جانوروں کے حقوق اور ان کے متعلق مسائل واحکامات کا تحقیقی جائزہ"، مقالہ برائے Mphil، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

[44] ۔ابن عابدين شامی،الدر المختار، الدر المختار مع رد المحتار وحاشية ابن عابدين رد المحتار ، كتاب الذبائح، (بيروت:دار الفكر- الطبعة: الثانية، 1412هـ - 1992م) 307:6

[45] ۔ مسلم بن حجاج ،صحیح المسلم،الصيد والذبائح،باب إباحة ميتات البحر

[46] ۔ سنن ابي داود،أَبْوَابُ النَّوْمِ،باب مَا جَاءَ فِي الدِّيكِ وَالْبَهَائِمِ، حديث نمبر5101

❖ صحیح مسلم نے کتاب الْإِمَارَةِ میں باب فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا کا باب باندھا[47] ۔

❖ اسی طرح سنن ابن ماجہ میں کتاب التجارات کے اندر باب اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ ذکر کیا ہے[48]۔ محدثین نے اس پر کافی بحث کی ہے۔

❖ ان میں سے بدائع الصنائع کے اندر کتاب الذبائح والصیود کے عنوان سے بحث موجود ہے۔[49] بخاری اور اور حدیث کی دیگر کتابوں میں اصولی بحث، فقہی مسائل اور دیگر علمی نکات کے ساتھ اس پر کافی تفصیلی بحث موجود ہے۔[50] جن حیوانات کے نام احادیث میں موجود ہیں، سہولت کے خاطر اردو میں بھی ان کا ترجمہ موجود ہے۔[51] حدیث کے اندر ان کے تفصیلی احکامات بیان ہوئے ہیں۔[52] اس بارے میں امام ابو داود نے وہ حدیث نقل کی ہے جس میں ابوعبیدہ بن الجراح کا واقعہ ذکر کیا ہے۔ جس میں وہ لشکر کے ساتھ سفر نکلے تھے اور ایک عنبر کنارے ملی تھی۔ پورا لشکر اس کے حلت وحرمت پر بات چھڑ گئی۔ اور جب نبی کریم ﷺ کو یہ خبر ملی تو انہوں کہا کہ یہ رزق اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کے لیے دریا سے نکالی تھی۔[53] نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ **هو الطهور ماؤه الحل ميتته** ۔ اس حدیث کو أبو داود والنسائي والترمذي میں درج ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ ہم بحری سفر پر نکلتے ہیں اور ہمارے پاس پانی بقدر ضرورت ہوتا ہے اگر ہم اسے وضو کرتے ہیں تو پینے کے لیے نہیں رہ جاتا۔ جبکہ پیاس کی شدت سے مرنے کے خطرہ ہوتا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔[54]

حدیث میں ذکر ہے کہ سمندر کا مردار ہمارے لیے حلال کر دیا گیا ہے۔ اسی کی تفصیل میں علمائے کرام کے دو بنیادی اقوال ذکر ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ صرف مچھلی حلال ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مچھلی کے علاوہ سمندری مخلوق بھی حلال ہے۔ اس کے بعد دیگر بحث کو ذیلی عنوانات میں داخل کیا گیا ہے جیسے ایسے دریائی جانور جو خبائث یعنی گندگی نہ کھاتے ہو۔ اور جس طرح خشکی کے جانوروں کے کچلی کے دانت ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ دوسرے جانوروں کا چیر پھاڑ کرتے ہیں، تو وہ بھی حرام ہیں اور مچھلی کی تعریف میں داخل نہیں ہیں، جیسے کہ مگرمچھ۔ تحفۃ الاحوذی میں اس حدیث کی شرح میں علمائے کرام کے اختلاف کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔[55] گویا کہ احادیث مبارکہ میں سمندری مخلوق کے بارے میں جو واضح ہدایات دی گئی ہیں، اس کی ایک لمبی تفصیل ہے لیکن اختصار اور ضروری امور پر بحث کرنے کے لیے چند ہدایات ذیل میں درج کیا جارہا ہے:

---

[47] ۔ صحیح مسلم، كِتَاب الْإِمَارَةِ، باب فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْرَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا، حدیث نمبر4849

[48] ۔ سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، .بَابُ، اتِّخَاذِ الْمَاشِيَةِ، حدیث نمبر2305

[49] ۔ علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد الكاساني الحنفي ، بدائع الصنائع، كتاب الذبائح والصيود، (القاهرة: دار الحديث، الطبعة: الأولى 1327۔1328هـ)

[50] ۔ محمدبن اسماعيل البخاری، صحيح البخاری ،کتاب الشركة اوركتاب الجهاد، باب حمل الزادا على الرقاب اوركتاب المغازى ،باب غزوه سيف البحراوركتاب الذبائح والصيد، باب قول الله احل لكم صيد البحر۔

[51] ۔ ڈاکٹر فیض الرحمن، ''احادیث نبویہ ﷺ میں وارد بعض حیوانات کا ترجمہ، ایک ناقدانہ جائزہ''، فکرونظر، اسلام آباد، 2:51

[52] ۔ شازیہ عبد الستار، ''کتاب الاطعمہ والاشربہ: سنن ابی داؤد کا تحقیقی مطالعہ''، مقالہ برائے MA پنجاب یونیورسٹی لاہور

[53] ۔ صحيح البخاري ،كِتَاب الشَّرِكَةِ، بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ۔

[54] ۔ سنن نسائي ،كتاب الصيد والذبائح، بَابُ : مَيْتَةِ الْبَحْرِ

[55] ۔ عبدالرحمن مباركپوری، تحفة الاحوذی، جلد اول (بيروت: ،داراحياء التراث العربی، لبنان، ،سنِ اشاعت1997)، 226تا227

1. هو الطهور ماؤه الحل ميتته ۔ [56] سمندری کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

2. قال أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،كُلُّ دَابَّةٍ تَمُوتُ فِي الْبَحْرِ فَقَدْ ذَكَّاهَا اللَّهُ لَكُمْ۔ [57] سمندر کا ہر جانور جو پانی میں مر جائے، اسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے۔

3. بأُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ السمك والجراد ۔ [58] ہمارے لیے دو مردہ چیزیں حلال کر دی گئی ہے۔ مچھلی اور ٹڈی دل۔

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہوا ہے کہ صحابہ کرم کی ایک جماعت سفر پر نکلی۔ کھانے کی اشیاء ختم ہو گئی تھیں۔ اس دوران ایک آبی جانور ساحل پر مل گیا۔ وہ اس بحث میں پڑ گئے کہ یہ حلال ہے یا حرام کیونکہ وہ پہلے سے مرا ہوا تھا۔ لیکن آخر کار سارے اس بات پر متفق ہو گئے کہ خوراک کی نایابی کی صورت میں اس سے ازالہ ہو سکتا ہے۔ اور انہوں نے اسے کئی دن تک کھایا۔ سفر سے واپسی پر حضرت محمد ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے آپ لوگوں کے لیے ایک نعمت تھی۔ [59]

بالا سطور سے یہ بات واضح ہوتی ہے حدیث میں فقط یہ فرمایا گیا کہ سمندر کی ہر چیز حلال ہے۔ علمائے کرام نے پھر کچھ اصولی قواعد وضوابط کی بنیاد پر جیسے اسباب حلت وحرمت وغیرہ پر سمندری مخلوق کی تخصیص کی ہے کہ اس میں مچھلی کونسی ہے اور دیگر حیوانات کون کونسے ہیں۔ قرآن ، تفسیر اور حدیث کے بعد فقہ کو علم کا ذخیرہ مانا جاتا ہے۔ فقہ بنیادی طور پر مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک آلہ علم ہے۔ علم فقہ علمائے کرام اور فقہائے کرام کے ہاں معتبر علم ہے۔ فقہ کے اندر اس پر بہت تفصیلی بحث موجود ہے۔ فقہ کی بنیاد پر وقت کے بڑے بڑے مسائل حل ہو چکے ہیں۔

حیوانات اور سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام۔ فقہ اسلامی پر ایک نظر

احکامات کی تفصیل اور تشریح وتوضیح کے حوالے سے قرآن وحدیث کے بعد سب سے زیادہ تفصیلی مضمون فقہ کا ہوتا ہے۔ احادیث میں جو ابحاث تفصیلی وجزوی ذکر ہو چکے ہیں، ان کی تطبیقی شکل فقہ کے اندر موجود ہے۔ فقہ کے اندر تمام حیوانات پر بحث موجود ہے۔ اسی طرح سمندری مخلوق کے اندر جو حیوانات موجود ہیں، مچھلی ہو یا اس کی اقسام، ان سب پر فقہ نے تفصیلی مختلف عنوانات کی بحث کی ہے۔

فقہ کی متداول کتابوں میں عمومی طور پر حیوانات کے ضمن میں بھی خصوصیت کے ساتھ سمندری مخلوق پر تفصیلاً ذکر موجود ہے اور بعد کے متاخرین اور موجودہ دور کی فقہی کتابوں میں بھی اس پر موجود ہے۔

- ❖ علامہ مرغینانی کی مشہور زمانہ کتاب الہدایہ میں اس پر ایک فصل باندھی گئی ہے [60]۔
- ❖ علامہ علاؤالدین مسعود الکاسانی نے بدائع الصنائع میں بھی اس پر لکھا ہے [61]۔

---

[56] ۔أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني، سنن ابي داود ،كِتَاب الطَّهَارَةِ، باب الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحر(بيروت: المكتبة العصرية، صيدا - لبنان)

[57] ۔ أبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن حبيب البصري البغدادي، الشهير بالماوردي، الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني (بيروت: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان الطبعة: الأولى ، 1419 هـ -1999 م)
اور
https://ketabonline.com/ar/books/5118/read?page=6918&part=15p-235118-6918-3 اپریل2023

[58] ۔ يحيى بن شرف النووي، الشافعي ،كتاب المجموع شرح المهذب ، الجزء التاسع كتاب الأطعمة باب الصيد والذبائح(القاهرة:الطباعة المنيرية، مطبعة التضامن الأخوي عام النشر: 1344_1347 هـ) 91:9

[59] ۔ صحيح البخاري ،كِتَاب الشَّرِكَةِ ، بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ۔

60۔ علامه مرغينانى،الهداية،كتاب الذبائح،فصل فيمايحل اكله ومالايحل.

❖ مچھلی کے بارے میں ابن قیم نے زادالمعاد جلد دوم،فصل فی سرية الخبط میں باقاعدہ فصل باندھی ہے۔

❖ امام روح الله الخمینی ؒنے تحریر الوسیلہ کتاب میں کتاب الاطعمہ کے عنوان سے مسائل بیان کی ہے اورآخر میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔[62]

❖ مختصر القدوری جو مدارس عربیہ کی ابتدائی جماعتوں میں پڑھائی جاتی ہیں، میں بھی اس پر یہ بحث موجود ہے۔[63]

❖ فقہ کی مشہور کتاب کتاب البناية شرح الهداية، میں دلائل اور تفصیل کے ساتھ بعنوان ولا يؤكل من حيوان الماء إلا السمك کے تحت اورامام کرخی فرماتے ہیں کہ مچھلی کے علاوہ سارے حیوانات مکروہ ہے جیسے عنوانات اور متن کے ساتھ ذکر ہورہاہے۔

❖ امام خواھر زادہ نے اس بحث میں فرمایاہے کہ مچھلی کے علاوہ سمندری مخلوق حرام ہے جیسے کالسرطان،، مینڈک اوردریائی کتا شامل ہیں۔امام مالکؒ نے فرمایاہے کہ اہل علم نے جميع ما في البحركوحلال قراردیاہے۔البتہ استثنائی صورت میں سے خنزیر، کتا اورانسان حرام ہیں۔اسی طرح امام الشافعیؒ نے کہاہے کہ یہاں مطلق حکم وارد ہواہے۔ مچھلی کی علت یہ بتائی جاتی ہے کہ سمندری مخلوق میں خون نہیں ہوتااور جس میں خون ہوتاہے،وہ پانی میں نہیں رہ سکتا۔خون گرم ہوتاہے اور پانی ٹھنڈا ہوتاہے۔البتہ مینڈک کو حدیث کی وجہ سے حرام قراردیاہے۔جس میں دوائی بنانے پر فرمایاگیاکہ اس کو قتل نہ کیاجائے۔امام مالکؒ اور دیگر اہم علم جن میں سے ابن أبي ليلى اورامام شافعیؒ نے کہاہے کہ یہاں اطلاق کا حکم ہے البتہ بعض مخلوقات میں سے خنزیر، کتا اورانسان اس سے مستثناہے۔امام احمد نے امام الشافعي کے قول پر کہاہے کہ يؤكل جميع ما في البحر إلا الضفدع. مینڈک کے علاوہ ہر جانور حلال ہے۔

❖ اسی طرح امام ابن الجلاب البصري نے التفريع میں لکھاہے کہ سمندری مخلوق میں سے کتا، خنزیر حرام ہے۔اس وجہ سے بھی مینڈک کو خبیث قراردیاگیا۔خبیث مخلوقات سے سلیم الطبع انسان کراہت محسوس کرتاہے۔

❖ امام الحافظ المنذرینے کتاب البناية فرمایاہے کہ سمندری مخلوقات میں سے جو انسان کی حرمت ہے،وہ احترام کی وجہ سے ہے جبکہ کتا اور خنزیر خباثت کی وجہ سے حرام ہے۔[64]

حیوانات کی حلت وحرمت پر فقہا کی آرا اور علمِ حیوانات کے ماہرین نے اس کے جن چار قواعد پر بحث کی ہے،وہ چار قواعد ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں۔

1. جن حیوانات کی حرمت صراحتاًان کا نام لے کر قرآن میں کردی گئی ہے،وہ حرام بھی ہیں۔
2. جن حیوانات کی حرمت کسی قاعدے اور ضابطے کے تحت قرآن میں بیان کردیے گئے ہوں،وہ حرام ہیں۔
3. جن حیوانات کی حرمت صراحتاًان کا نام لے کر سنت نبوی ﷺ میں کردی گئی ہو،وہ حرام ہیں۔
4. جن حیوانات کی حرمت کسی قاعدے اور ضابطے کی تحت سنت نبوی ﷺ میں بیان کردی گئی ہیں،وہ بھی حرام ہیں۔
5. مذکورہ بالا چاروں صورتوں کے علاوہ باقی تمام حیوانات حلال ہیں۔

---

[61] ۔ علامہ علاالدین ابی بکربن مسعودالکاسانی،بدائع الصنائع،کتاب الذبائح والصيود،144:4.

[62] ۔ امام روح الله الخمينى، تحريرالوسيله،کتاب لاطعمه(جمعية المعارف الاسلامية الثقافية،الطبعةالثالثة 2007)137۔

[63] ۔امام ابوالحسن احمد بن محمد القدوری، مختصر القدوری، کتاب الصید والذبائح (لاہور: قدیمی کتب خانہ، سن اشاعت ندارد)، 474۔

[64] .بدر الدين العيني، كتاب البناية شرح الهداية،كتاب الذبائح،فصل فيما يحل أكله وما لا يحل،حيوان البحر من السمك ونحوه ،أكل الطافي من السمك،جلد11،ص504تا5010۔

درج بالا چار قواعد کی استثنائی حالتوں میں مچھلی پر وہ حدیث ذکر کی گئی ہے، جس میں فرمایا گیا ہے کہ دو مردار اور دو خون ہم پر حلال کیے گئے ہیں۔ مچھلی اور ٹڈی۔ جگر اور تلی۔ باقی اس مقالے میں پرندے، متولدات، حشرات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ [65]

سمندری مخلوق کے بارے میں آئمہ اربعہ کے اقوال موجود ہیں۔ ان میں دلائل کی بنیاد پر اختلاف ہے۔

- امام ابو حنیفہ کے نزدیک سمندر کی مچھلیاں حلال ہیں باقی سارے حرام ہیں۔
- امام مالک فرماتے ہیں کہ تمام سمندری حیوانات حلال ہیں اور ان میں ذبح ضروری ہے اور نہ تسمیہ پڑھنا۔ علامہ ابن عبد البر یوسف بن ،فقہ مالکی کی مشہور کتاب **الكافي في فقه اهل المدينة** میں تحریر کرتے ہیں کہ **وصيد البحر كل حلال الاان مالكا يكره خنزيرالماء**۔ یعنی فقط سمندری خنزیر کا کھانا جائز نہیں۔ اسی طرح المدونۃ میں لکھتے ہیں کہ سمک طافی بھی حلال ہے۔
- امام شافعی کے تین اقوال مذکور ہیں۔ ان کا پہلا قول ہے کہ سمندری زہریلے جانوروں کے علاوہ باقی تمام آبی جانور حلال ہیں۔ یہاں تک کہ سمندری خنزیر اور کتے بھی حلال ہیں۔ سمندری حرام چیزیں، مینڈک، پانی کے جانور، اس کے بچھو اور پانی میں ہر نقصان دینے والا زہریلا متنفس ہیں۔ اسی طرح جو موت یا بیماری کا باعث بنتے ہیں، وہ بھی حرام ہیں۔ امام شافعی کا دوسرا قول ہے کہ سمندری جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے، باقی تمام حیوانات حرام ہیں۔ تیسرا قول ہے کہ سمندری جانوروں کا اعتبار خشکی کے جانوروں سے کیا جائے گا۔ خشکی کے جو جانور حلال ہیں، پانی کے بھی وہی مشابہ جانور حلال ہوں گے۔ خشکی کے جو جانور حرام ہیں، پانی کے بھی وہی مشابہ جانور حرام ہوں گے۔
- امام احمد بن حنبل کے بھی تین اقوال ہیں۔ ان میں پہلا قول یہ ہے کہ اکثر سمندری حیوانات حلال ہیں۔ البتہ کچھ حرام بھی ہیں۔ مینڈک، مگرمچھ اور سانپ حرام ہیں۔

بعض حنابلہ نے امام شافعی سے اتفاق کیا ہے کہ سمندری جانوروں کا اعتبار خشکی کے جانوروں سے کیا جائے گا۔ خشکی کے جو جانور حلال ہیں، پانی کے وہی مشابہ جانور بھی حلال ہوں گے۔ خشکی کے جو جانور حرام ہیں، پانی کے بھی وہی مشابہ جانور حرام ہوں گے۔ مگرمچھ جبڑے والا ہے جس کی ممانعت قرآن میں کی گئی ہے۔ جبکہ کوسج مچھلی جس کی ناک آرہ کی طرح ہوتی ہے کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے۔

- امام احمد بن حنبل نے پانی کے کتے کو ذبح کے ساتھ حلال قرار دیا ہے۔ علامہ موفق الدین عبد اللہ بن احمد نے المغنی میں تحریر فرمایا ہے کہ جو بحری حیوانات خشکی میں بھی رہتے ہیں، وہ ذبح کے بغیر حلال نہیں، جیسا کہ پانی کا پرندہ، پانی کا کتا۔ البتہ جس میں خون نہیں، وہ ذبح کے بغیر حلال ہے جیسے کیکڑا۔ [66]

فقہی ماہرین کے علاوہ دور جدید کے ماہرینِ حیوانات (animal Kingdom) نے حیوانات کو بنیادی طور پر دو قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ (1) فقری حیوانات (Vertabrates) اور (2) غیر فقری حیوانات (Invertabrates)

فقری حیوانات: ایسے جانور جو ریڑھ کی ہڈی والے ہوں۔ انہیں مہریہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ریڑھ کی ہڈی میں مہرے ہوتے ہیں۔ اس تنوع کے بعد ان دونوں میں سے ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ تقسیم کی جاتی ہے۔ اس میں مچھلی کے بارے میں بھی ذکر موجود ہے۔ مچھلی کے بارے میں جو باتیں مذکور ہیں، وہ درج ذیل ہیں:

65۔ ڈاکٹر حافظ مبشر حسین، حیوانات کی حلت و حرمت: فقہاء کی آراء اور علم حیوانات، فکر و نظر، 50:1 (31 جولائی 2016)، 29 تا 58.

66۔ گل زار علی، استراج خان، " بعض آبی جانوروں (مچھلی، جھینگے اور کیکڑے) کی حلت و حرمت: مذاہب اربعہ کی روشنی میں"، مجلہ ایکتا اسلامیکا، 2:3 (جولائی تا دسمبر 2015)، 75 تا 92۔

1. مچھلیاں چونکہ (Fish) مختلف سائز اور شکل و صورت کی ہوتی ہیں۔
2. ان کا جسم تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ سر، دھڑ اور دُم۔
3. مچھلیاں گلز (Gills) کے ذریعہ سانس لیتی ہیں، جو سر کے دونوں طرف شگافوں میں واقع ہیں۔
4. مچھلی کی خوراک پودے اور چھوٹے جانور ہوتے ہیں۔

امام روح الله الخمینی ؒ نے **تحریرالوسیلہ** میں اس پر بحث کی ہے۔ انہوں نے تعریف و توضیح کے ساتھ ساتھ سمندری مخلوق کے اقسام بھی لکھے ہیں اور آخر میں انہوں نے اپنی رائے بھی دی ہے:

1۔ مجموعی لحاظ سے سمندری مخلوق میں سے صرف مچھلی ہی کھائی جائے گی۔ اور تمام قسم کے آبی پرندے بھی کھائے جاتے ہیں۔ اور اس مچھلی کے علاوہ سمندر کے تمام اقسام کے جانور حرام ہیں۔ حتیٰ کہ وہ قسم بھی جو خشکی پر رہنے والی قسم کے مشابہ ہو۔ جیسے گائے وغیرہ

2۔ صرف وہی مچھلی کھائی جائی گی جس پر سفنا ہو۔ اگرچہ وہ باقی نہ بچے۔ کسی وجہ سے ختم ہو چکی ہو۔ جیسے کہ سوکھ جانے کی وجہ سے۔ اس کا وہی حکم ہے جو وہیل مچھلی کا ہے۔ (بڑے ہونے کی وجہ سے) ہر شے سے ٹکرا جاتی ہے تو اس کی کھرنڈ اتر جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر آپ اس کی کانوں کے اندر دیکھیں تو ہر چیز محسوس کریں گے۔ کھرنڈ والی مچھلیوں کی تمام اقسام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ چھوٹی ہو یا بڑی یہ سارے حلال ہیں۔ مثلاً بزرہو، نبی (دریائے نیل کی خاص مچھلی) شبوط (دریائے دجلہ کی خاص مچھلی)، قطان، طیرامی، ابلامی وغیرہ۔ ان میں سے وہ نہیں کھائی جائی گی جس میں بنیادی طور پر سفنانہ ہو۔ جیسے جری، زمار، زھو، مارماہی، وغیرہ۔

3۔ اربیان (چھوٹی بحری جانور (روبیان) جو کیکڑا میں سے ہے) جو مچھلی کی قسم سے ہے جس پر کھرنڈ ہوتے ہیں۔ اس کا کھانا جائز ہے۔

درج بالا مسئلہ کے آخر میں **امام روح الله الخمینی** اپنی رائے دیتے ہیں کہ مچھلی کے انڈے مچھلی کے حکم میں ہے۔ حلال جانور (یا پرندے) کے انڈے بھی حلال ہیں۔ اگرچہ چکنے میں مائم ہی ہوں۔ اسی طرح حرام جانور (یا پرندے) کے انڈے بھی حرام ہیں۔ اگرچہ کھردرے ہوں۔ حالت شک میں محتاط رویہ یہ ہے کہ جو چکنا (پھسلن) و ملائم ہو، اسے نہ کھایا جائے، ہاں اگر شک ہے کہ حلال ہے یا حرام اور وہ کھردرا ہے (یا ملائم ہونے میں) شک ہے تو اس کا کھانا حلال ہے۔[67]

چونکہ اس بحث کا زیادہ تر تعلق فقہ سے ہے، تو فقہ میں اس پر کافی بحث ہوا ہے۔ فقہ اصول، قواعد و ضوابط کا مجموعہ ہے، اس وجہ سے قرآن و حدیث کے بعد فقہ نے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ فقہی مسائل کی بنیاد مختلف آرا اور دلائل کی محتاج ہے، اس لیے فقہ پر کھڑی ہر وہ عمارت جس میں فقہ کا عمل دخل ہو، اختلافی ہوگا۔ اس میں بحث کی گنجایش ہوگی۔ حالات اور عموم بلویٰ کا خیال رکھا ہوگا۔ اس لیے مختلف ممالک کے قوانین اور حلال خوراک کے معیارات میں بھی اختلافی نکات موجود ہوں گے۔ دلائل اور مختلف آراہی وسعت اور آزادی کا تصور دیتا ہے، اس لیے اس موضوع میں وسعت ہے۔

نتائج

اسلام میں حیوانات اور سمندری مخلوقات (خاص طور پر مچھلی مع اقسام) کا بحث اور اس کے احکامات تفصیل طلب ہیں۔ ان کے حلال و حرام کے اصول قرآن و احادیث میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ مختلف فقہی مکاتب فکر میں پائے جانے والے اختلافات کے باوجود، حلال اور حرام کی تعریفات میں بنیادی اصول مشترک ہیں، جو انسانی فلاح، صحت اور روحانی پاکیزگی کو مد نظر رکھتے ہوئے متفق علیہ بنا دیا ہے۔ ہر مسلک کے امام نے

[67]۔ امام روح الله الخمینی، تحریرالوسیله، کتاب لاطعمه (جمعية المعارف الاسلامية الثقافية، الطبعة الثالثة 2007)، 137.

علاقے اور لوگوں کے عرف وعادات کو دیکھتے ہوئے فتویٰ دینے کا حکم دیا ہے۔ البتہ آئمہ کرام نے مچھلی کی تعریف کو مد نظر رکھ کر اس کی حلت وحرمت کا باالاتفاق حکم دیا ہے۔

قرآن وسنت میں حیوانات کے احکامات کے ساتھ ساتھ ان کے زندگی اور نموو پرورش کے حقوق و فرائض کا بھی ذکر موجود ہے۔

جدید دور میں نئی صورت حال کے تناظر میں، اسلامی فقہاء کو اجتہاد اور نئے مسائل کے حل کے لیے قرآن و سنت کے اصولوں کی روشنی میں رہنمائی فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

نتیجتاً، یہ مطالعہ نہ صرف علمی و تحقیقی حلقوں کے لیے اہمیت رکھتا ہے بلکہ عوام الناس کے لئے اس میں احکامات کی تفصیل موجود ہے۔ مستقبل میں اس موضوع پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے تا کہ عوام، کاروباری لوگوں اور ترسیل وآمد کے دوران کسی قسم کے مشکلات کا سامنا نہ ہو۔